سیرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خطبہ مسنونہ کے بعد

اعوذ باللہ السمیع العلیم ○ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا ○ (۱)

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لا شریک ' خالق کائنات ' مالک ارض و سماء کے لئے ہیں اور لاکھوں ' کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم ہے۔ وہ ذات مقدسہ ' مبارکہ ' مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت کا ' راہ نمائی کا بندوبست فرمایا۔

امام کائنات ' فخر موجودات ' رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کا تذکرہ ہم نے پچھلے متعدد خطبات جمعہ سے شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے ابتدائی طور پر حضرت صدیق اکبرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ کے سامنے چند گذارشات پیش کی تھیں اور وقت کی کمی اور پیش آمدہ ایام کی برق رفتاری سے آمد کے پیش نظر ہم نے گفتگو کو انتہائی اختصار کے ساتھ آگے بڑھاتے ہوئے آج کے خطبہ جمعہ میں جناب عثمان ابن عفانؓ کی ذات والا صفات کا تذکرہ کرنا ہے اور آپ کی عزت و توقیر پر خطبہ کو مخصوص کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب عثمان ابن عفانؓ ان کی ذات کے بھی کئی ایک حصے اور کئی ایک پہلو ہیں۔ اور کسی ایک خطبے میں ان تمام چیزوں کا تذکرہ ممکن نہیں ہے۔ جن کا پیش کرنا اور جن کا سمجھنا آج کے اس پر فتن دور میں انتہائی زیادہ ضروری اور لازمی ہے۔ لیکن ہم حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے صرف انہی پہلوؤں کا تذکرہ کریں گے جو آگے چل کر لوگوں کے ذہنوں کو صاف کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ وگرنہ حقیقی بات یہ ہے کہ حضرت ذو النورینؓ اسلام کے دور اول سے یعنی اس دن کہ جب آپ نے سرور گرامی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ آپ کی زندگی کے آخری لمحات تک اور پھر نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کائنات کے رخصت ہو جانے کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے زمانے میں پھر فاروق اعظمؓ کے دور میں اور پھر اپنے زمانہ خلافت میں آپ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ تاریخ کا ایک انتہائی روشن اور جگمگاتا ہوا باب ہے۔ لیکن نہ ان ساری چیزوں کے تذکرے کا وقت ہے اور نہ ہی اس وقت ان ساری چیزوں کا احاطہ مقصود ہے۔ غرض و غایت صرف یہ ہے کہ ان ایام میں جن ایام میں حضرت حسینؓ کی یاد کے نام پر مجالس میں ان اسلاف کو نشانہ مشق ستم بنایا جاتا ہے جن کا واقعہ کربلا کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ بیشتر شخصیتیں جن کا ذکر ان مجالس میں کیا جاتا ہے وہ وہ ہیں جو اسی وقعہ کے وقوع پذیر ہونے سے کئی برس پہلے اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اس دنیا میں موجود ہی نہیں تھے اور اس مناسبت سے بھی کہ انہیں ایام میں جو ایام ابھی گزرے ہیں۔ ذی الحجہ کے آخر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ ان دونوں مناسبتوں کی بنیاد پر ہم نے اس بات کو مناسب جانا اور ضروری خیال کیا کہ ان واقعات کہ جن کو لوگوں کی نظروں سے چھپایا جاتا اور ان سے گریز کیا جاتا ان سے روگردانی برتی جاتی اور خود ساختہ واقعات کو گھڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔ ایک ان واقعات کو جو حقیقی واقعات ہیں اجاگر کیا جائے اور دوسرا جو طعن کرنے والے طعن توڑتے ہیں ان کے مطاعن کی حقیقت کو جانچا اور پرکھا جائے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی کی صاحبزادی کے صاحبزادے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لحاظ سے ان کا قریبی رشتہ ہے کہ آپ حضرت عثمان کا ننھیال حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے۔ آپ کے ننھیالی بنو ہاشم کے لوگ ہیں۔ وہی لوگ جن کے اندر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوتی ہے اور پھر جب نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی واحدانیت کا اعلان کیا۔ لوگوں کے سامنے اپنی رسالت کو پیش کیا تو سب سے پہلے جس جوان رعنا نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی ان کا نام نامی اسم گرامی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

جس طرح کہ پچھلے خطبات میں ہم بیان کر چکے ہیں صدیق اکبرؓ کو صرف یہی شرف حاصل نہیں ہوا کہ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے شخص

ہیں۔ بلکہ یہ اعزاز بھی رب کائنات نے صدیق اکبرؓ کو عطا کیا کہ وہ نو صحابی جن کے دسویں آپ ہیں۔ جن کا نام لے کر نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت عطا کی ہے۔ ان میں سے بیشتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت صدیق اکبرؓ کی دعوت پر اسلام کو قبول کیا ہے۔ عشرہ ذ مبشرہ میں سے اکثر لوگوں نے نبی پاک کے دست مبارک پر جو بیعت کی ہے اس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا بہت بڑا دخل ہے۔ بلکہ آپ کی دعوت اور آپ کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں ہی وہ اسلام کو قبول کرنے پر آمادہ ہوئے اور انہی میں سے جنہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی دعوت پر اسلام کو اختیار کیا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی شخصیت گرامی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد جناب صدیق اکبرؓ نے اپنے دن رات کے تمام کاموں کو سمیٹ کر اپنی زندگی کو صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے میں صرف کر دیا۔ اپنے کاروبار کو اپنے دنیاوی معاملات کو تقریباً ترک کر دیا۔ اپنا سارا وقت یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں صرف کرتے یا اللہ کے قرآن کی تبلیغ اور سرور گرامی کے ارشادات کو لوگوں تک پہنچانے میں آپ کا وقت صرف ہوتا چنانچہ انہی قیمتی لمحات میں آپ نے حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کو اسلام کے بارے میں اس کے بنیادی اصولوں سے آگاہ کیا۔ سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیمات ان کے سامنے پیش کیں۔ قرآن کی آیات انہیں پڑھ کر سنائیں اور پھر جناب عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ جب ان تعلیمات سے ' اللہ کے فرامین سے ' قرآن پاک کے احکامات سے پوری طرح آشنا اور متاثر ہو گئے تو ایک دن انہیں لے کر سرور گرامی علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں آپہنچے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو اسلام کی دعوت دی۔ عثمان ذوالنورین نے اسلام کی دعوت کو اختیار کیا اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

اب ذرا تاریخ کے اوراق کو پلٹ کے دیکھئے کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ ان ایام میں مسلمان ہوئے جب کہ بہت کم لوگوں نے ابھی تک اسلام کو اختیار کر رکھا تھا۔ چند لوگ تھے جو ابھی تک مسلمان ہو چکے تھے۔ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہوتے ہیں نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میری بات کو یاد رکھنا ' لکھ لینا ۔۔ سب سے پہلے

اگر کسی مسلمان سے اپنے رشتہ کو استوار کیا۔ اس زمین کے اوپر اور اس آسمان کے نیچے۔ الفاظ کو اچھی طرح سن لو۔

نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے کے بعد سب سے پہلے جس مسلمان سے رشتہ داری کے تعلق کو استوار کیا وہ شخص بنی امیہ کے خاندان کا چشم و چراغ عثمان ابن عفان تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نبی نے منصب نبوت پر سرفراز ہونے کے بعد عثمان سے پہلے کسی شخص سے کوئی رشتہ داری نہیں کی۔ سب سے پہلے نبی کی نگاہ رشتہ داری کے لئے اگر کسی کے وجود اقدس پہ پڑی تو وہ جناب عثمان ابن عفان کا وجود اقدس تھا۔

بات کو یاد رکھنا۔ آج صرف بیٹی کے ناطے کسی کو ان مناقب اور محامد کا مالک بنایا جا رہا ہے جن مناقب اور جن فضائل کا حامل اگر کائنات میں کوئی ہو سکتا ہے تو صرف نبی اور رسول ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر بات رشتہ داری ہی کی ہے تو سن لو! رشتہ داری میں بھی حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **السابقون الاولون** میں سے ہیں۔ جب نبی کائنات نے اپنی بیٹی رقیہ کا رشتہ حضرت عثمانؓ سے کیا۔ اس وقت تک علی المرتضیٰؓ ابھی جوانی کی سرحدوں میں داخل بھی نہیں ہوئے تھے۔ اگر صرف بیٹی کے رشتے کی وجہ سے کسی کو کوئی منقبت اور فضیلت، کوئی شرف اور بلندی، کوئی عزت اور شان حاصل ہوسکتی ہے تو اس کو حاصل ہونی چاہئے کہ نبیؐ کائنات نے جس کو سب سے پہلے اپنی بیٹی کے رشتہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور کسی پر نگاہ نہیں پڑی۔ اس بات کو یاد رکھنا۔

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں۔ دو بیٹیاں ابولہب کے بیٹوں سے بیاہی گئیں تھیں۔ ایک بیٹی عاصی سے بیاہی گئی تھی۔ جب نبیؐ کائنات نے نبوت کا اعلان کیا ابولہب کے بیٹوں سے رخصتی سے پیشتر نبیؐ کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کی بیٹیوں کی جدائی ہو گئی۔ چنانچہ نبیؐ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو گوارہ نہ کیا کہ اسلام کو قبول کئے بغیر ابولہب کے بیٹوں کے لئے آپ اپنی بیٹیوں کو روانہ کردیں۔ سب سے پہلے جس مسلمان کو نبیؐ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا رشتہ عطا کیا، جس پہ نظر پڑی۔ اور مسئلہ یاد رکھنا نبیؐ کی نظر نہیں پڑی، نبیؐ نے منتخب نہیں کیا بلکہ نبی کی بیٹی کے لئے آسمان والے نے حضرت عثمان کو منتخب کیا ہے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے۔

ما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحی (۲)

نبیؐ کی کوئی حرکت اس کے اپنے ارادے سے نہیں ہوتی۔ نبی تبھی حرکت کرتا ہے جب آسمان والا حرکت کا حکم دیتا ہے۔

اور یہ حکم کب نازل ہوا؟ اس وقت نازل ہوا جبکہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منصب رسالت پہ سرفراز ہو چکے تھے آج انشاء اللہ العزیز ایک اور مسئلہ صاف کردوں گا۔ اور وہ مسئلہ بتلاؤں گا جو آج تک کائنات میں کسی مولوی نے آپ کو نہ بتلایا ہوگا آج بات کو یاد رکھ لینا۔ لکھ لو میری بات۔

لوگ یہ بھی سوال کرتے ہیں خدیجہ افضل ہے کہ عائشہ افضل ہے؟ یاد رکھو جب خدیجہ سے سرور کائنات کا نکاح ہوا۔ تو امام کائنات صرف محمد ابن عبداللہ تھے۔ اور جب عائشہ سے نکاح ہوا تو محمد الرسول اللہ تھے۔ دونوں میں فرق ہے۔ ایک نکاح محمد ابن عبداللہ کی حیثیت سے ہوا۔ اوز ایک نکاح محمد الرسول اللہ کی حیثیت سے ہوا۔ اور جس دن نکاح محمد ابن عبداللہ کی حیثیت سے ہوا۔ اس دن اختیارات رب نے انہیں سونپ رکھے تھے۔ اور جس دن محمد الرسول اللہ کی حیثیت سے ہوا اس دن سارے اختیارات رب نے اپنے قبضے میں لے رکھے تھے۔ اس دن نبی کے ارادے کا دخل تھا۔ اور صدیقہ کی شادی کے وقت نبی کے ارادے کا دخل نہ تھا۔ رب کے حکم کا دخل تھا۔ فرق اتنا ہی ہے جتنا محمدؐ ابن عبداللہ اور محمد الرسول اللہ میں ہے۔

اسی لئے امام ابن خرم رحمتہ اللہ علیہ نے الفصل فی الملل والنحل میں لکھا ہے کائنات میں سارے اپنے اپنے مقام پر لیکن وہ بیوی جس کو عرش معلی کے مالک نے نبیؐ کے لئے منتخب کیا ہے دنیا کی کوئی شخصیت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے اور یہی مقام حضرت عثمان ذالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کا ہوا کہ محمد ابن عبداللہ کی حیثیت سے نبی نے زینب کی شادی بھی، رقیہ کی شادی بھی کی لیکن محمد الرسول اللہؐ کی حیثیت سے سب سے پہلے اپنی دامادی کے شرف کے لئے نبی کائنات نے رب کے حکم سے اگر کسی کو منتخب کیا تو عثمان ابن عفان کو منتخب کیا۔ اور اپنی بیٹی کا نکاح جناب عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ پھر دوسرا شرف حاصل ہوا کہ نبی کائنات صلی اللہ علہ وسلم اور آپ کے رفقاء کے لئے مکہ میں رہنا دوبھر کردیا گیا۔ انتہائی مشکل ہوگیا کہ مکہ میں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آسمان سے حکم آیا۔ اے میرے

محبوب ان مجبور' بیکس' بے بس' کمزور' ناتواں' ایمان کی خاطر ستائے ہوئے۔

مانقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید (۳)

اپنا کوئی اختلاف نہیں' اپنی کوئی لڑائی نہیں' اپنا کوئی جھگڑا نہیں۔ اختلاف اگر ہے تو اس بات کا ہے کہ رب کی توحید کو کیوں مانا؟ محمد کی رسالت کو کیوں تسلیم کیا ہے؟ کہا ان بے کسوں کو کہو۔ "اپنے وطن کو چھوڑ دو نکل جاؤ" اور ایمان والو سن لو! ابراھیم خلیل اللہ کے بعد' چھ ہزار سال کے بعد سنت ابراھیمی کی اقتداء کرتے ہوئے' ایمان کو بچانے کے لئے سب سے پہلے جس نے ہجرت کی وہ نبی کائنات کا داماد عثمان ابن عفان تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اول من ہاجرہ بعد خلیل اللہ ابراھیم

ابراھیم خلیل کے بعد سب سے پہلے جسے ایمان کی خاطر ہجرت کا شرف حاصل ہوا وہ عثمان ابن عفان ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پہلا مہاجر۔ اور اس مہاجر کی شان کیا کہنی؟ کہ یہ رسول کی رسالت کے لئے وطن چھوڑ کے جارہا ہے۔ اور اس کی رفاقت میں محمد کی لخت جگر ہے۔ نبیؐ کائنات کی بیٹی اس کے ساتھ ہے۔ اور یاد رکھو اسلام کی تاریخ میں سب سے زیادہ اگر کسی چیز کو اہمیت حاصل ہے دو چیزوں کو ہے۔ ایک ہجرت کو اور ایک جنگ بدر کو بہت زیادہ اہمیت ہے قرآن نے کہا وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اللہ کے لئے' مال' اولاد' وطن کو چھوڑا۔ کائنات کا کوئی مسلمان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ قرآن کے الفاظ ہیں۔ اٹھائیسواں پارہ' وہ لوگ جنہوں نے۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح قاتل اولئک اعظم درجہ (۴)

جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی' آنے والی نسلیں ہی نہیں۔ رب کائنات نے اپنے حبیب کے اصحاب کو مخاطب کر کے کہا تم بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور سن لو اس بارے میں بھی عثمان کو وہ مقام حاصل ہوا جو عشرہ مبشرہ میں سے کسی کو نہیں ملا۔ ہر ایک اپنے اپنے خصائص میں بے مثال' صدیق اکبر نے ہجرت کی' فاروق اعظم نے ہجرت کی' علی المرتضیٰ نے ہجرت کی حضرت زبیر نے ہجرت کی' ابوعبیدہ ابن جراح نے ہجرت کی' طلحہ نے ہجرت کی' عبدالرحمن ابن عوف نے ہجرت کی' سعید ابن العاص نے ہجرت کی۔ یہ سارے عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ان سب نے ہجرت کی' لیکن نبیؐ کے داماد عثمان نے ایک مرتبہ ہجرت نہیں کہ بلکہ ایمان کے لئے دو دو

مرتبہ ہجرت کی ہے۔ یہ مقام رب نے عثمان ابن عفان کو عطا کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور پھر اسلام کی تاریخ میں دو ہی واقعہ ہیں ہجرت کا اور بدر کا۔

بدر کے قافلے چلنے لگے۔ مدینے کے سارے مسلمان نبیؐ کی رفاقت میں چلے۔ نبی کی بیٹی بیمار ہے ' عثمان اس کا شوہر ہے۔ سب جارہے ہیں ۔ عثمان ابن عفان کی آنکھوں میں آنسو ہیں نبی کائنات کی بارگاہ میں حاضر ہیں ' معرکہ اولیٰ درپیش ہے۔ مجاہدین بے سروسامانی کے عالم میں سرکف میدان جہاد میں گردنوں کو کٹانے کے لئے جارہے ہیں۔ عثمان منتظر ہیں۔ میرے لئے نہ جانے کیا حکم ہو؟ نبی کائنات نے نگاہ اٹھائی۔ عثمان کے غم زدہ چہرے کو دیکھا۔ عثمان کیا بات ہے ؟ کیوں غم زدہ ہو ؟ آقا" مومن اپنی جانوں کا نذرانہ رب کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے جارہے ہیں۔ اور میرا دل بھی اللہ کی بارگاہ میں خون کو بہانے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ لیکن میری بیوی ہی نہیں آپکی صاحبزادی بیمار ہے۔ آپ کا حکم ہو

تو میں بھی آپ کے ہم رکاب ہو جاؤں آسمان سے جبرائیل آیا۔ سن لو۔ عرش والے نے جبرائیل کو بھیجا۔ کہا

جاؤ میرے محبوب کو جا کے کہو کہ وہ عثمان کو حکم دے۔ تم مدینے میں بیٹھ کے محمد کی بیٹی کی تیمار داری کرو۔ اللہ تجھ کو بدر کے غازیوں میں شمار فرمائے گا" اور یہی وجہ ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدر کے مال غنیمت کو تقسیم کیا۔ ایک حصہ اٹھایا۔ الگ رکھا۔ صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ یہ سارے حصے آپ نے ان کو عطا کئے جنہوں نے جہاد کیا۔ تلوار سے لڑے۔ یہ کس کا حصہ ہے؟ فرمایا یہ اس کا حصہ ہے جس کو عرش والے نے غازی قرار دیا ہے یہ عثمان ابن عفان کا حصہ ہے۔

نبی کائنات واپس آئے۔ رقیہ کا انتقال ہو گیا۔ عثمان کے گھر پہنچے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے۔ نبی کائنات نے پیار سے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ عثمان نے سر کو اٹھایا محبوب کائنات سامنے کھڑا ہے۔ آقا آج عثمان پہ غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ بیوی کی اتنی بات نہیں۔ محمد کی بیٹی سے گھر خالی ہو گیاہے۔ ہائے ۔ ذرا محبت کی فروانی تو دیکھو۔ نبی پیار کرنے والا نبی۔ رسول محبت کرنے والا رسول۔ پیغمبر' سراپا رحمت پیغمبر' اور اس کی محبت اپنی بیٹی کے لئے لیکن آسمان والے نے گواہی دلوائی۔ کہ اپنی بیٹی کی موت کے موقعہ پر نبی نے یہ بتلایا محمد کو اپنی بیٹی

سے بڑی محبت ہے لیکن عثمان سے بیٹی سے بھی زیادہ محبت ہے۔ اس موقعے پر جو ایک والد کے لئے انتہائی تکلیف کا موقعہ ہوتا ہے۔ بیٹیوں والو سوچو ذرا۔ خدا نہ کرے ۔ کسی کی جوان بیٹی پر موت آجائے اس کے دل کا کیا عالم ہوتا ہے۔ اس کا احساس بیٹیوں والوں کو ہی ہے۔

اس غم کے موقعے پر نبی کائنات نے ساری کائنات کو گواہ بنا کے کہا لوگو سن لو! عثمان نے میرے کلیجے کو اتنا ٹھنڈا کیا کہ آج محمدؐ اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ اس موقعے پر اعلان کرتا ہے کہ محمدؐ نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا رشتہ عثمان کو دے دیا ہے ۔ جاؤ عثمان غم نہ کرو۔ تم نے محمدؐ کے کلیجے کو ٹھنڈا کیا ہے۔ میری بیٹی ام کلثوم بھی تیرے لئے۔ اور آج صرف یہی نہیں کہ نبی کی امت کا کوئی شریک اس کا ہم تر' ہم مرتبہ' ہم سر' ہم درجہ' ہم رتبہ نہیں بلکہ آدم کی پوری اولاد میں کسی کو یہ شرف نہیں ملا جو عثمان ابن عفان کو ملا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا چوالیس ہزار' یا کم وبیش نبی ہوئے۔ ان کی بیٹیاں بھی ہوئیں ' ان کے بیٹے بھی ہوئے۔ لیکن دنیا کی تاریخ میں کبھی یہ موقع نہیں آیا کہ کسی نبی نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح ایک شخص سے کیا ہو۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی واقعہ نہیں۔ اس شرف کے لئے بھی رب کائنات نے اگر منتخب کیا تو ذوالنورین کو کیا۔ آسمان پر لکھا جا چکا تھا کہ عثمان ابن عفان عثمان ابن عفان ہی نہیں بلکہ ذوالنورین بھی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قدرت کا تماشا۔ دوسری بیٹی بھی فوت ہوگئی۔ عثمان کی دوسری بیوی بھی فوت ہو گئی۔

شرم کرو۔۔۔ آج منبروں پہ چڑھ چڑھ کے یہ کہتے ہیں نبی نے کہا تھا کہ بنو امیہ کا خاندان ملعون ہے آج منبروں پر چڑھ چڑھ کے یہ کہا جاتا ہے۔ اور پھر نہ ڈائری والے لکھتے ہیں نہ پولیس والے پوچھتے ہیں۔ اگر محمد نے یہ کہا ہوتا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو اپنی بیٹیاں بنو امیہ کو کبھی نہ دیتے۔ کوئی ملعون خاندان کو بھی بیٹی دینے کے لئے تیار ہوتا ہے؟ شرم کرو۔ سن لو اگر تمہیں معلوم نہیں تو آج معلوم کرلو۔ نبی کی چار بیٹیاں۔ زینب' رقیہ ' ام کلثوم' فاطمہ۔ نبیؐ نے اپنی چار بیٹیوں میں سے تین کے رشتے کئے تو بنی امیہ کے گھرانے میں کئے ہیں۔ صرف ایک بیٹی کا رشتہ اپنے خاندان میں کیا ہے۔ تین کا رشتہ بنوامیہ میں کیا ہے۔ اور عثمان کی تو نانی بھی بنو ھاشم کی تھی۔ اگر یہ خاندان ملعون ہوتا تو نبی کو اپنی بیٹیوں کے لئے کسی اور خاندان کو تلاش کرنا پڑتا۔ شرم نہیں آتی شرم کیسے آئے؟

اگر نبی پہ اعتبار نہیں پھر علی پہ اعتبار کیا ہوتا۔ جس حسین کا نام لے کر ماتم کرتے ہو۔۔۔ سنو' جاؤ دنیا کے کسی روسیاہ کو کہو کہ وہ اسکی تردید کرنے کی جرآت کرے۔۔۔ کہ حسین کی اپنی بیٹی سکینہ۔۔۔ نام لیتا ہے' ماتم کے لئے سکینہ بنت حسین ۔۔۔ جس خاندان کو گالی دیتے ہو نہیں جانتے یہ گالی کس تک پہنچتی ہے؟ حسین کی اپنی بیٹی سکینہ نے اپنی شادی کے لئے اگر شوہر منتخب کیا تو عثمان کے پوتے کو منتخب کیا ہے۔ جاؤ دنیا میں کس ماں کے لال کو کہو اس کے انکار کی جرات کرے۔۔۔ سکینہ بنت حسین' اس کی شادی عثمان کے پوتے زید ابن عمرو ابن عثمان کے ساتھ ہوئی۔

علی کی پوتی کا نکاح کس سے ہوا؟

عثمان کے پوتے سے۔

علی کا بیٹا حسین' عثمان کا بیٹا عمرو۔ حسین کی بیٹی سکینہ' عمرو کا بیٹا زید۔۔ یہ بنی امیہ کا ہے کہ نہیں ہے؟ سکینہ بنت حسین۔۔۔

شادی کی جاتی ہے تو عثمان کے پوتے کے کی ساتھ جاتی ہے۔ اور حسین کی ایک اور بیٹی بھی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فاطمہ بنت حسین۔

جاؤ تاریخ کو اٹھاؤ۔ ماتم کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تھپڑ مارو کہ تمہارے چہرے پہ سیاہی ملتے ہوئے فاطمہ بنت حسین نے بھی شادی کی ہے تو عثمان کے پوتے کے ساتھ کی ہے۔ باتیں کرتے ہو۔۔ دوسری طرف جعفر طیار کی پوتی نے شادی کی تو عثمان کے بیٹے عبان سے کی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کیوں؟ یہ وہ گھرانہ ہے جس میں خالائیں آئی ہیں۔ عثمان کا گھر کونسا گھر ہے؟ جس میں حسین کی خالائیں آئی ہیں۔ جس گھر میں خالہ آئے اس میں بھتیجی کو جاتے ہوئے کیا ڈر ہے؟

تم نے چودہ سو سال بعد دشمنی کی داستانیں گھڑی ہیں۔ اگر شرف' منقبت کی بات بیٹی کے ناطے سے ہے تو آؤ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کو نبی نے اپنی دو بیٹیاں عطا کی ہیں؟

دوسری بیٹی بھی فوت ہوگئی' عثمان کی دوسری بیوی بھی فوت ہوگئی۔ آج پھر آنسوؤں کی بارش ہو رہی ہے۔ کائنات کا امام آیا۔ عثمان پہ نگاہ ڈالی فرمایا عثمان محمد تیری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ سر کو اٹھاؤ' نبی تجھ پہ اتنا راضی ہے کہ کعبہ کے رب کی قسم اگر محمد کی چالیس بیٹیاں ہوتیں

یکے بعد دیگرے تجھ کو دیتا جاتا انکار نہ فرماتا۔ تو نے اتنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ بیٹی کی بنیاد پر ہی تم نے سارا مسئلہ کھڑا کیا ہے ناں۔ یہاں چالیس بیٹیوں کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تو ہم کو معاف کر دے۔ ہم اس بات کو کرنا نہ چاہتے تھے اگر یار ہم کو کرنے پر مجبور نہ کرتے۔یہاں دو بیٹیاں دیں۔ اور اتنے راضی کہ باقی بیٹیاں اگر ہوتیں تو دینے کا اقرار فرما رہے ہیں۔ اور وہاں صرف ایک بیٹی دی' بس۔ آج بات آگئی ہے تو سن لو۔

علی کی شان میں جو گستاخی کرے ہمارے نزدیک اس کا ایمان ناقص ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے ہمیں تقابل کے لئے مجبور کیا ہے وگرنہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات میں صدیق' فاروق اور ذوالنورین کے بعد سب سے افضل اگر کوئی ہستی ہے تو علی المرتضیٰ کی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ لیکن سب سے افضل ہیں مگر ان تینوں کے بعد' پہلے نہیں۔ اس کو دو دیں' اس نے زندگی میں کبھی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ اتنے خوش کہ بیٹی کے مرنے کے بعد کہا اگر چالیس ہوتیں تو یکے بعد دیگرے دیتا جاتا' انکار نہ کرتا۔ اور یہاں ایک دی۔ اور کتاب تیری علل الشرائع' ابن بابویہ قمی کی۔ کشف الغمہ' اربلی کی۔ حیاۃ القلوب ملا باقر مجلسی کی' کتاب الخصال ابن بابویہ قمی کی۔

یہاں ایک دی اور ایک دن آیا کہ فاطمہ اپنے کندھے پہ حسن کو رکھے' اپنے انگلی سے حسین کو لگائے روتے ہوئے اپنے بابا کے گھر آگئی۔ بابا۔ فاطمہ کی چیخ کی آواز سنی سرور کائنات کا جگر کٹ گیا۔ پیار کرنے والا نبی۔ فرمایا۔ بیٹی جان بابا کیا ہوا ؟

بابا اب میں علی کے گھر جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مجھے اپنے ہی گھر رکھ لو۔ فرمایا بیٹی کیا ہوا ہے؟ کہا اللہ کے حبیب علی نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کر لیا ہے۔ میں ابو جہل کی بیٹی کے ساتھ اپنے سوکناپے ہے کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اٹھاؤ اپنی کتابیں رحمت کائنات کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اورہ آج کہیں کی بات کہیں پہ لگاتے ہو۔ وہ بات جو نبی نے اس موقعے پر کہی۔ اس کو صدیق پر چسپاں کرتے ہو۔ حیا نہیں آتی۔

ان فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی

کائنات کے لوگ سن لو! فاطمہ محمد کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو دکھ دیا۔ اس نے محمد کو دکھ دیا ہے۔ یہ کب کہا؟

تمہیں کچھ معلوم نہیں۔ سینو قصے سنتے ہو' کہانیاں سنتے ہو' اساطیر سنتے ہو' افسانے سنتے ہو۔ اور پلٹ کے آجاتے ہو۔

خدا تمہیں نفس جبرائیل دے تو کہوں

خدا تمہیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وھو شهید (۵)

کوئی دل والا ہو تو بات کو سمجھے۔ اقبال نے کہا تھا

تمدن ' تصوف ' تغنی ' کلام
بتان ' عجم کے پجاری تمام
یہ امت روایات میں کھو گئی
یہ ملت خرافات میں کھو گئی

روایات کا نام دین اور خرافات کا نام ملت رکھ لیا ہے۔ کہاں کی بات کو کہاں پہ جوڑ کے صدیق پر طعن کرتے ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

من اذاها

غصے سے نکلے اور آج یہ بات بھی سن لو۔ کبھی کسی نے نہ بتلائی ہوگی۔ علی کی تلاش میں نکلے۔ علی غریب آدمی تھے۔ دیکھا کہ مسجد کے ایک کونے میں مٹی پہ سوئے ہوئے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پاؤں کے ساتھ ٹھوکر لگائی۔ ناراضگی سے۔ کہا۔

قم یا ابا تراب

آج یہ لقب عزت کے لئے استعمال کرتے ہو۔ سرور کائنات نے اسے ناراضگی کے طور پر استعمال کیا۔ او مٹے ملے ہوئے آدمی مٹی میں لیٹے ہوئے آدمی اٹھو۔

قم یا ابا تراب اٹھو ابو تراب تراب مٹی کو کہتے ہیں۔

حضرت علی نے دیکھا نبی کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ کہا جاؤ ابوبکر و عمر و عثمان کو بلا کے لاؤ۔ یا رسول اللہ جھگڑا تو فاطمہ اور علی کا' ابوبکر' عمر' عثمان کا کیا تعلق ہے؟

ان کا تعلق اربلی نے کشف الغمہ میں' خوارزم نے مناقب میں' ملا باقر مجلسی نے حیاۃ القلوب میں بتلایا۔ ان کا تعلق یہ تھا کہ علی کا رشتہ مانگنے کے لئے یہی تینوں آئے

تھے۔ اور جب باپ کی بیٹی کو دکھ پہنچتا ہے تو شکوہ و شکایت ان سے کی جاتی ہے جو رشتہ مانگنے کے لئے آئے ہوں۔ کہا جاؤ ان کو بلا کے لاؤ جو تیرا رشتہ مانگنے آئے تھے۔ یہاں صرف ایک بیٹی دی۔ آئے۔ کہا بیٹھو۔ بیٹھ گئے۔ نبی نے طلحہ کو بلایا۔

نادِفی الناس الصلاۃ الجامع۔

جاؤ۔ مدینے کے لوگوں کو کہو سب اکٹھے ہو جاؤ۔

یارسول اللہ کیا بات ہے؟

وہ چہرہ جس پہ کبھی شکن نہیں پڑی۔ آج اتنا غصے میں۔ کہا بلاؤ سارے لوگوں کو۔ سارے لوگ اکٹھے ہوئے۔ آپ منبر پہ چڑھے ' خطبہ دیا ' رب کی ثناء کی ' ابوبکر و عمر عثمان کا تذکرہ کیا۔ کہا یہ لوگ میرے پاس علی کا رشتہ لے کر آئے تھے۔ میں نے اس کے افلاس کے باوجود اس کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیا۔ ایک بندے کو شکایت نہیں کی۔ سارے مجمعے کو۔ اور کتاب میری نہیں تیری۔ یا اس کتاب کو پھاڑ ڈال یا اپنے عقیدے کو تبدیل کرے۔ کتاب تیری۔

کہا سن لو

لا یجتمع بنت عدو اللہ وبنت رسول اللہ فی بیت واحد۔

اے علی تو بھی سن لے' لوگو تم بھی سن لو! کہ عدو اللہ کی بیٹی اور رسول اللہ کی بیٹی ایک گھر میں اکٹھی نہیں رہ سکتی۔ عدواللہ ابوجہل اور رسول اللہ محمد کی بیٹی ایک گھر میں اکھٹی نہیں رہ سکتی۔

طلق البنتی۔

میری بیٹی کو طلاق دے دو' ابوجہل کی بیٹی سے شادی کر لو۔ علی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاف کر دیجئے۔ نبیؐ کائنات نے لوگوں کو مخاطب ہو کے کہا۔ سنو' یاد رکھو آج محمدؐ کو دکھ پہنچا ہے۔ اس لئے کہ محمدؐ کی بیٹی روتی ہوئی گھر میں آئی ہے۔ محمدؐ اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ بیٹی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر باپ کا جگر کٹ جاتا ہے۔ جاؤ آج کے بعد کبھی محمدؐ کو دکھ نہ دینا۔

من اذاھا فقد اذانی۔ جس نے محمد کی بیٹی کو دکھ دیا اس نے محمد کو دکھ دیا۔ یہاں ایک بیٹی تھی۔ بات اگر بیٹی کے دینے کی ہے تو یہاں دو دیں۔ دونوں کی وفات کے بعد چالیس۔دینے کا اعلان کیا۔ اور یہاں ایک دی اور دکھ کا اعلان کیا۔ اور وہ بھی تنہائی میں نہیں مجمع عام میں۔

تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کوئی ایسا ہو تو لا کے تو دکھاؤ کہ جس کو کونین کے تاجدار نے غزوہ تبوک کے موقع پر، جیش عسری کی تجہیز کے موقع پر مسجد نبوی کے اندر روضۃ من ریاض الجنتہ کے اندر، اپنے منبر پر کھڑے ہو کے آٹھ مرتبہ جنت کی بشارت دی ہے۔

عثمان فی الجنتہ، عثمان فی الجنتہ، عثمان فی الجنتہ،

ماضرا عثمان ماعمل بعد الیوم قد

او علی تو بھی سن لے۔ طلحہ تو بھی سن لے، زبیر تو بھی سن لے صدیق وفاروق تم بھی سن لو، آج کے بعد اگر عثمان نیکی کا کوئی کام نہ کرے رب تب بھی اسے جنت عطا فرما کے چھوڑے گا۔

ماضرا عثمان ماعمل بعد الیوم قد

یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کائنات نے بڑے تونگر اور مالدار دیکھے لیکن چشم فلک نے عثمان ایسی شخصیت کا، چہرہ کبھی نہیں دیکھا۔ وہ عثمان جس کے احسانات زندہ، پائندہ ہیں۔ مسجد نبوی کی صورت میں آج بھی روشن ہیں۔ وہ عثمان اور اس عثمان کے ساتھ ظالموں نے کیا سلوک کیا۔ اس کا تذکرہ انشاء اللہ آئندہ خطبہ جمعہ میں ہوگا۔

واخروا دعوانا ان محمد للہ رب العلمین۔

۱۔ سورۃ الفتح ۱۸

۲۔ سورۃ النجم ۳، ۴

۳۔ سورۃ البروج ۸

۴۔ سورۃ الحدید ۱۰

۵۔ سورۃ ق ۳۷